

اے آئی کے ذریعے جاندار کی بنی تصویر کپڑے پر ہو تو اسے بیچنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا کپڑے کا کاروبار ہے، بعض اوقات ٹی شرٹ پر لڑکی کی تصویر ہوتی ہے، لیکن اے آئی سے بنی ہوئی ہوتی ہے اور پتا نہیں ہوتا کہ یہ لڑکی اصل میں ہوگی بھی یا نہیں، ایسی تصویر والے کپڑے کو بیچنا اور اس کا استعمال جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جاندار کی تصویر چاہے کسی طرح بھی بنائی جائے، اگر وہ حقیقت میں پائے جانے والے جانداروں کے مشابہ اور اس کی عکاسی کرتی ہے، تو شرعی طور پر وہ حرام تصویر کے حکم میں داخل ہوگی۔ مثلاً اگر انسان کی تصویر ہے، اور اس میں موجود فرد کا چہرہ، سر اور دیگر اعضاء (اگر موجود ہوں تو ان) کی ساخت و ہیئت حقیقت میں موجود انسانوں کے مشابہ ہے، تو یہ تصویر بھی ناجائز و حرام قرار پائے گی۔ خواہ خاص اس شکل و صورت کا فرد واقع میں موجود نہ ہو کہ حرمت کا دار و مدار تصویر میں موجود جاندار کے حقیقت میں موجود جانداروں کی طرح ہونے پر ہے نہ کہ خاص اس فرد کے واقع میں موجود ہونے پر، یہی وجہ ہے کہ ایسے کارٹون جن کے کردار محض فرضی ہوتے ہیں اور حقیقت میں ان کا وجود نہیں ہوتا، لیکن وہ حقیقی جانداروں جیسے دکھتے ہیں (جیسے بین ٹین اور باربی کارٹون جو ہوں انسانوں جیسے دکھائی دیتے ہیں)، اگر ان کی بھی تصاویر بنائی جائیں یا ڈیجیٹل ہونے کی صورت میں کسی چیز مثلاً صفحے یا کپڑے وغیرہ پر چھاپ دی جائیں، تو ان پر بھی حرام تصویر والے احکام لاگو ہوتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے بنائی جانے والی تصاویر عام طور پر حقیقی انداز کی ہی ہوتی ہیں۔ ہاں مکمل ایڈیٹنگ کی سہولت موجود ہونے کی وجہ سے بسا اوقات کسی ایسے انسان کی تصویر بھی بنائی جاسکتی ہے کہ جس شکل کا فرد حقیقت میں موجود نہ ہو، اسی طرح بعض اوقات انسان کی کارٹون نما تصویر بھی بنائی جاتی ہے، تاہم ان سب کے باوجود بھی یہ تصاویر

عام طور حقیقت میں موجود انسانوں کی ہی عکاسی کر رہی ہوتی ہیں کہ دیکھنے والوں میں سے کوئی نہیں کہتا کہ یہ انسان کی تصویر نہیں ہے، لہذا شرعی نقطہ نظر سے اگر ایسی تصاویر کو کسی چیز، جیسے کپڑے یا کاغذ وغیرہ پر چھاپ دیا جائے، تو یہ بھی ناجائز و حرام تصویر کے حکم کے داخل ہو جائیں گی۔ اور خاص کسی چیز پر پرنٹ کرنے کے لئے ایسی تصویر کا بنانا، بنوانا، چھاپنا اور چھپوانا سب ہی ناجائز و حرام ہوگا، اور جس کپڑے پر ایسی تصویر چہرے کے ساتھ موجود ہو اور وہ اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں، تو اعضاء کی تفصیل واضح نظر آئے، تو ایسا لباس پہننا، پہنانا، خریدنا اور بیچنا، سب ناجائز ہوگا اور اسے پہن کر نماز بھی مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی، کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی، تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ تو فی نفسہ حکم ہے پھر اگر تصویر میں مزید کوئی ناجائز عنصر شامل ہو جیسے کہ لڑکی کی تصویر ہو اور اس میں بے ستری اور بے حیائی کا عنصر بھی موجود ہو، تو اب اس کے بنانے، بنوانے، بیچنے، خریدنے اور پہننے کی شاعت مزید بڑھ جائے گی کہ یہ خواہی ناخواہی بے حیائی کو فروغ دینے اور اس کا حصہ بننے کے مترادف ہے اور بے حیائی کو فروغ دینے کے متعلق قرآن مجید میں دردناک عذاب کی وعید آئی ہے۔

ذی روح کی تصویر کی حرمت کے حوالے سے منیہ السلوک میں ہے: ”(وتکره صورة ذی الروح) مثل صورة الأسد و الفیل و الآدمی و الخیل و الطیر التي ینقشها المصورون فی الجدران و السقوف، و ینسجها النساج فی البسط و الفرش. قیدہ بقولہ: (ذی روح) لأن صورة غیر ذی روح: لایکره، کالشجر و نحوہ، لأنه لایعبد“ یعنی: ذی روح کی تصاویر مکروہ ہے، مثلاً شیر، ہاتھی، آدمی، گھوڑے اور پرندے کہ جن کی تصاویر مصورین دیواروں اور چھتوں پر بنایا کرتے ہیں، اور کپڑے بننے والے جنہیں قالین اور پچھونوں میں بنتے ہیں۔ ذی روح کی قید اس وجہ سے لگائی کیونکہ غیر ذی روح مثلاً درخت وغیرہ کی تصویر مکروہ نہیں، کیونکہ اس کی عبادت نہیں کی جاتی۔ (منیہ السلوک شرح تحفہ الملوک، ص 159، وزارة الأوقاف و الشؤون الإسلامیة، قطر)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا؛ احادیث اس بارے میں حد تو اتنی ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 426، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ذی روح کی تصویر سے مراد کیا ہے، اس کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاة نہیں ہو سکتی فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذو تصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 587، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایسے کارٹون جو کہ ذی روح کی حکایت کرتے ہوں وہ بھی حرمت کے تحت داخل ہے، چنانچہ مفتیان اہل سنت کی مستند کتاب ”جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے“ میں ہے: ”تصویر ذی روح وہ ہے جو جنس حیوان کی حکایت و مشابہت پر مشتمل ہو اس طرح کہ سر اور چہرہ کسی حیوان کا ہو۔“

وہ کارٹون جو جنس حیوان کی مشابہت پر مشتمل ہو وہ تصویر ذی روح ہے، جو ایسا نہ ہو وہ ذی روح کی تصویر نہیں۔ ذی روح کی تصویر بنانے کا جو حکم ہے وہی حکم ذی روح کا کارٹون بنانے کا بھی ہے۔ غیر ذی روح کی صورت گرمی حرام نہیں، اسی طرح غیر ذی روح کا کارٹون بھی حرام نہیں، کیوں کہ اس سے بھی حکایت حیات نہیں ہوتی۔“ (جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے، ج 03، ص 151، مبارکپور اشرفیہ)

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اس کے خریدنے بیچنے وغیرہ کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہننا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 567، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بے حیائی پھیلانے والوں کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ ترجمہ: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 19)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: HAB-0641



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net